

## اسرائیل آئی سی سی کے دائرہ اختیار سے کیسے بچتا ہے

اگر عالمی فوجداری عدالت (آئی سی سی)، جسے دنیا کے بدترین جرائم کی سزا دینے کا کام سونپا گیا ہے، ایک قوم کی چالاکانہ چوری کے سامنے بے بس ہو جائے تو کیا ہوگا؟ اسرائیل نے آئی سی سی کے تکمیلی اصول کو ایک ڈھال میں تبدیل کر دیا ہے، جو کہ جعلی تفتیشوں کے ذریعے آزادانہ تحقیقات کو روکتا ہے۔ یہ مضمون انکشاف کرتا ہے کہ اسرائیل اس قانونی خلا کا کس طرح استحصال کرتا ہے، ایک دوہرا عدالتی نظام نافذ کرتا ہے جو مظلوم فلسطینیوں کے مقابلے میں پر تشدد آباد کاروں کو ترجیح دیتا ہے، اور امریکی پابندیوں پر انحصار کرتا ہے جو SWIFT، Mastercard/Visa، اور فلانی لسٹ کے ذریعے آئی سی سی کے ججوں کو مفلوج کر دیتی ہیں۔ ہندرجب اور رفح کے پیرامیڈک قتل عام اس حکمت عملی کی گہرائی کو ظاہر کرتے ہیں، جو فوری بین الاقوامی عمل کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔

## تکمیلی اصول کا استحصال

آئی سی سی کا تکمیلی اصول، جو روم سٹیٹوٹ کے آرٹیکل 17 میں درج ہے، صرف اس صورت میں مداخلت کی اجازت دیتا ہے جب کوئی ریاست اپنے دائرہ اختیار کے اندر جرائم کی خلوص نیت سے سزا دینے کے لیے "ناخواہشمند یا ناکام" ہو۔ اسرائیل اس شق کا مذاق اڑاتے ہوئے اس کا استحصال کرتا ہے، سطحی اندرونی تحقیقات کروا کر جو آئی سی سی کی نگرانی کو ناکام بنانے کے لیے ایک پردہ کے طور پر کام کرتی ہیں۔ جنوری 2024 میں ہندرجب قتل عام اور 23 مارچ 2025 کو رفح پیرامیڈک قتل عام اس حکمت عملی کی مثالیں ہیں۔ ہندرجب کے معاملے میں، آئی ڈی ایف نے ابتدا میں کسی بھی شمولیت سے انکار کیا، دعویٰ کیا کہ اس جگہ کے قریب کوئی فوجی نہیں تھے جہاں ایک 6 سالہ لڑکی اور اس کا خاندان ٹینک کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے، اور ان کو بچانے کے لیے بھیجی گئی ایک ایمبولینس تباہ کر دی گئی، جس میں دو پیرامیڈکس ہلاک ہوئے۔ صرف اس وقت جب ویڈیو ثبوت اور فورنزک آرکیٹیکچر کی آزاد تحقیقات نے ثابت کیا کہ آئی ڈی ایف کا ٹینک ذمہ دار تھا، آئی ڈی ایف نے "غلطیاں" تسلیم کیں، لیکن کوئی فوجداری الزامات عائد نہیں کیے گئے۔ صرف ایک ابتدائی جائزہ لیا گیا جس نے فوجیوں کو غلطی سے بری کر دیا۔ اسی طرح، رفح قتل عام میں، آئی ڈی ایف نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ انسانی ہمدردی کے گاڑیاں "مشکوٰۃ" تھیں اور حماس سے منسلک تھیں، جس میں PRCS اور اقوام متحدہ کے عملے سمیت 15 امدادی کارکنوں کو ایک اعدام کی طرز کے حملے میں ہلاک کر دیا گیا۔ ویڈیو فوٹیج نے بعد میں اس روایت کی نفی کی، جس سے آئی ڈی ایف کو غلطیوں کا اعتراف کرنا پڑا، لیکن 20 اپریل 2025 کی

تفتیش صرف ”پیشہ ورانہ بدسلوکی“ کے نتائج کے ساتھ ختم ہوئی، ایک نائب کمانڈر کو ہٹایا گیا اور دوسرے کو بغیر فوجداری ذمہ داری کے نظم و ضبط کیا گیا۔

یہ تحقیقات نہ تو آزاد ہیں اور نہ ہی سخت، جو فوجیوں کے خود پسند اندیسانات پر انحصار کرتی ہیں جبکہ متاثرین کے ثبوتوں اور انسانی حقوق کی رپورٹس کو نظر انداز کرتی ہیں۔ آئی ڈی ایف کا نمونہ 2008-2009 کے غزہ جنگ کے بعد 47 تحقیقات شروع کرنا جن میں 1% سے کم الزامات عائد کیے گئے۔ اس کی خلوص نیت سے سزا دینے کی عدم خواہش کو واضح کرتا ہے۔ اسرائیل آئی سی سی کے اختیار کو بھی چیلنج کرتا ہے، فلسطین کی ریاستی حیثیت پر تنازعہ کرتا ہے باوجود اس کے کہ 2015 میں روم سٹیٹوٹ میں شمولیت اختیار کی گئی، یہ موقف 21 نومبر 2024 کو ابتدائی چیمبر I نے مسترد کر دیا جب اس نے دائرہ اختیار کی تصدیق کی اور نیتن یاہو اور گالنت کے لیے گرفتاری کے وارنٹ جاری کیے۔ 5 جون 2025 کو سیکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو کے ذریعے اعلان کردہ آئی سی سی کے ججوں کے خلاف حالیہ امریکی پابندیاں اس فرار کو مزید خراب کرتی ہیں۔ سولومی بالنگی بوسا، لوزڈیل کارمین ایبانیز کارانزا، رین ایڈیلیڈ سونی ایلا پیٹی گانسو، اور بیٹی ہولر ججوں کو نشانہ بناتے ہوئے، یہ اقدامات امریکی اثاثوں کو منجمد کرتے ہیں اور سفری پابندیاں عائد کرتے ہیں، غالباً SWIFT نیٹ ورک کے ذریعے ان کے بینک اکاؤنٹس کو منجمد کرتے ہیں اور Mastercard/Visa خدمات کو معطل کرتے ہیں، جیسا کہ پراسیکیوٹر خان کے رکاوٹ شدہ رسائی کے معاملے میں دیکھا گیا۔ یہ امریکی حمایت، جو خود مختاری کے دعوؤں پر مبنی ہے، آئی سی سی کے عمل کو تاخیر کا شکار کرتی ہے، اسرائیل کے فرار کو ایک دانستہ تکمیلی اصول کے غلط استعمال کے طور پر مضبوط کرتی ہے تاکہ دستاویزی مظالم کے لیے انصاف سے بچا جاسکے۔

### مختلف عدالتی معیارات: فلسطینی بمقابلہ پر تشدد آباد کار

اسرائیل کا عدالتی نظام ایک جبر کے آلے کے طور پر کام کرتا ہے، ایک دوہرا قانونی نظام نافذ کرتا ہے جو مقبوضہ علاقوں میں مساوی تحفظ کے لیے چوتھے جنیوا کنونشن کے مینڈیٹ کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ فلسطینی، جن میں 12 سال کی عمر کے بچے بھی شامل ہیں، ایک فوجی عدالتی نظام کے تابع ہیں جو پتھر پھینکنے جیسے معمولی جرائم کو سخت اقدامات سے سزا دیتا ہے۔ ڈیفنس فار چلڈرن فلسطین رپورٹ کرتا ہے کہ ہر سال 500-700 بچوں کو حراست میں لیا جاتا ہے، جو تشدد، تنہائی، اور قانونی نمائندگی کے بغیر زبردستی اعترافات کا سامنا کرتے ہیں، جیسا کہ ہیومن رائٹس واچ کی 2015 کی رپورٹ میں سیکوریٹی فورسز کے بدسلوکی کے بارے میں دستاویزی طور پر درج ہے۔ 2022 میں 137 بچوں کو حراست میں لیا گیا، اور 2023 میں ایک مہلک اضافہ دیکھا گیا، جس میں دی گارڈین کی 2024 کی رپورٹ کے مطابق، کسٹنوں کے سناپیر کے ہاتھوں قتل بھی شامل ہیں۔ یہ مقدمات اکثر قید کا باعث بنتے ہیں، جو بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

اس کے برعکس، مغربی کنارے میں 700,000 سے زیادہ پر تشدد اسرائیلی آباد کار شہری قانون کے تحت کام کرتے ہیں، زمین کے قبضے اور حملوں کے لیے استثنیٰ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ بی ٹسلم کی 2021 کی رپورٹ، ”یہودی برتری کا ایک نظام“، تفصیل سے بتاتی ہے کہ کس طرح مسلح اور آئی ڈی ایف کے چوکیوں کی حمایت یافتہ آباد کاروں نے آگ زنی، مار پیٹ، اور قتلوں کے ذریعے مغربی کنارے کی زمین کا 50% سے زیادہ قبضہ کیا ہے۔ 2015 میں دو ماہ میں آگ زنی کا حملہ، جس نے ایک فلسطینی خاندان کو ہلاک کیا، برسوں کی تاخیر کے بعد صرف ایک آباد کار کو سزا دی گئی، جبکہ دیگر انصاف سے بچ نکلے۔ ایڈمیر کی 2023 کی رپورٹ تصدیق کرتی ہے کہ فوجی عدالتیں آباد کاروں کو خارج کرتی ہیں، جو نرم شہری کارروائیوں یا بالکل کوئی کارروائی نہ ہونے سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جبکہ ہائی کورٹ آف جسٹس زمین کے قبضے کو ”سیکیورٹی“ اقدامات کے طور پر منظوری دیتا ہے۔ یہ تفاوت نسل پرستی کے غلبے کے نظام کو مضبوط کرتا ہے، جو روم سٹیٹوٹ کی اپارٹھائیڈ کی تعریف کی واضح خلاف ورزی ہے۔

### لیکس اسٹڈیز: ہندرجب اور فریچیر امیڈک قتل عام

ہندرجب اور فریچیر امیڈک قتل عام اسرائیل کی فرار کی حکمت عملیوں کی واضح مثالیں ہیں۔ جنوری 2024 میں، ہند، ایک 6 سالہ لڑکی، اور اس کا خاندان غزہ شہر میں آئی ڈی ایف کے ٹینک فائر سے ہلاک ہوئے، اور ایک ایمبولینس کے ذریعے بچاؤ کی کوشش بھی نشانہ بنی، جس میں پیرامیڈکس یوسف زینو اور احمد المذہون ہلاک ہوئے۔ آئی ڈی ایف نے جھوٹ بولا کہ کوئی فوجی موجود نہیں تھے، یہاں تک کہ فورنزک آرکیٹیکچر کی 2024 کی تفتیش، جو ویڈیو اور آڈیو ثبوتوں کی حمایت سے تھی، نے ثابت کیا کہ ٹینک نے 13-23 میٹر سے فائر کیا۔ کوئی فوجداری الزامات عائد نہیں کیے گئے۔ فوجیوں کو ”پیشہ ورانہ بدسلوکی“ کے بہانے بری کر دیا گیا۔ اسی طرح، 23 مارچ 2025 کو فریچہ حملے میں، PRCS اور اقوام متحدہ کے عملے سمیت 15 امدادی کارکنوں کو ایمبولینسوں اور ایک اقوام متحدہ کے گاڑی پر حملے میں اعدام کیا گیا۔ آئی ڈی ایف نے حماس کے ساتھ روابط کا جھوٹا دعویٰ کیا، لیکن ایک پیرامیڈک کے فون سے ویڈیو فوٹیج نے جھوٹ کو بے نقاب کیا، جس سے ظاہر ہوا کہ گاڑیاں روشنیوں کے ساتھ فائرنگ کے نیچے تھیں۔ 20 اپریل 2025 کی تفتیش نے صرف ”پیشہ ورانہ ناکامیوں“ کو پایا، ایک نائب کمانڈر کو ہٹایا گیا بغیر فوجداری ذمہ داری کے، حالانکہ پوسٹ مارٹم نے جان بوجھ کر قتلوں کی تصدیق کی۔

یہ مقدمات اسرائیل کے نمونے کو نمایاں کرتے ہیں: جب تک ناقابل تردید ثبوت سامنے نہ آئیں جھوٹ بولنا، پھر مجرموں کو بری کرنے کے لیے جعلی تحقیقات کرنا، تکمیلی اصول کا استحصال کر کے آئی سی سی کے دائرہ اختیار کو روکنا۔ آئی سی سی کے ججوں کے خلاف امریکی پابندیاں، جو ان کی مالی اور سفری صلاحیتوں کو خلل ڈالتی ہیں، اس استثنیٰ کو مزید مضبوط کرتی ہیں، عدالت کو عمل کرنے سے عاجز بناتی ہیں۔

## قانونی بنیاد اور بین الاقوامی مضمرات

اسرائیل کے اقدامات اپارٹھائیڈ کنونشن اور روم سٹیوٹ کی خلاف ورزی کرتے ہیں، جو اپارٹھائیڈ کو ایک نسل کے گروہ کی طرف سے دوسرے پر منظم ظلم کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ کی 2021 اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کی 2022 کی رپورٹس یہ نتیجہ اخذ کرتی ہیں کہ اسرائیل کی پالیسیاں اس دہلیز کو پورا کرتی ہیں، جن میں امتیازی قوانین، نقل و حرکت پر پابندیاں، اور قتل کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندہ نے 2022 میں مقبوضہ علاقوں میں اپارٹھائیڈ کی تصدیق کی، ایک نتیجہ جسے اسرائیل سیاسی قرار دیتے ہوئے مسترد کرتا ہے۔ آئی سی سی کی ان جعلی تحقیقات کو منسوخ کرنے کی نااہلی – 2024 کے وارنٹس کے باوجود – امریکی پابندیوں سے مزید خراب ہوتی ہے۔ SWIFT نیٹ ورک، جو امریکی دائرہ اختیار کے تحت ہے، عالمی بینکوں کو حجوں کے اکاؤنٹس منجمد کرنے پر مجبور کرتا ہے، جبکہ Mastercard/Visa کریڈٹ خدمات معطل کرتی ہے، اور فلانی لسٹ میں شامل ہونا سفری پابندیاں عائد کرتا ہے، جیسا کہ خان کے معاملے میں دیکھا گیا۔ آئی سی سی اور اقوام متحدہ اسے انصاف پر حملہ قرار دیتے ہیں، جبکہ یورپی یونین ایک روکنے والا قانون تجویز کرتی ہے، لیکن اسرائیل کا فرار جاری ہے۔

اسرائیل کا آئی سی سی کے دائرہ اختیار سے فرار ایک حساب شدہ حکمت عملی ہے، جو تکمیلی اصول کا غلط استعمال کر کے ایک دوہری قانونی نظام کو برقرار رکھتی ہے جو فلسطینیوں کو ظلم کا شکار بناتا ہے جبکہ آباد کاروں اور فوجیوں کی حفاظت کرتا ہے۔ ہند رجب اور فح کے قتل عام، ان کے بے نقاب کردہ جھوٹ اور جرم سے بری ہونے کے ساتھ، اور آئی سی سی کے حجوں کو مفلوج کرنے والی امریکی پابندیاں، اس نظام کے ناقابل تردید ثبوت ہیں۔ بین الاقوامی برادری کو عمل کرنا چاہیے – آزاد تحقیقات کا مطالبہ کرنا، جوابی پابندیاں عائد کرنا، اور آئی سی سی کے وارنٹس کو نافذ کرنا – تاکہ اس اپارٹھائیڈ نمادھا نچے کو ختم کیا جاسکے اور متاثرین کو انصاف دلایا جاسکے۔